'صحت ومرض اور اسلامی تعلیمات' سے ماخوذ ہیں۔ مولانا کی یہ تحریر سب سے پہلے سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی اپریل - جون ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس وقت مولانا نے یہ معلومات ۱۹۸۶ء کے بعض اخبارات سے حاصل کی تھیں۔ ربع صدی کے بعد اس موضوع پر شائع ہونے والی کتاب میں یہ معلومات UP TO DATE ہونی چاہیے تھیں۔

۲- کتاب کی کچھ بحثیں اصل موضوع سے بہ راہ راست متعلق نہیں، بلکہ تمہیدی ہیں، مثلاً پرورش اولاد کی ذمہ داری سے بچنے کے لیے عزل کا جواز؟، علاج معالجہ کی اہمیت، عیادت، بیماری پر صبر، علاج میں محرمات سے استفادہ؟، ناپاک اشیاء سے بنی دوا کا حکم، خودکشی کی حرمت وغیرہ۔ یہ تمام بحثیں بھی مولانا عمری کی کتاب میں موجود ہیں۔ چوں کہ یہ بحثیں مصنف کے موضوع سے بہ راہِ راست متعلق نہیں ہیں، اس لیے ان سے تعرّض نہ کیا جاتا یا اختصار سے کام لیا جاتا تو بہتر تھا۔

۳- زیرنظر کتاب کے اصل موضوع پر بھی مولانا عمری نے اپنی کتاب میں بحث کی ہے۔ مصنف نے اس سے استفادہ کیا ہے اور جا بہ جا اس کے حوالے دیے ہیں۔ اس موضوع پر مولانا عمری نے کچھ بحث اپنی دوسری کتاب 'اسلام اور مشکلاتِ حیات' میں بھی کی ہے۔ اس کا تذکرہ 'کتابیات' میں نہیں ہے۔ شاید اس تک مصنف کی رسائی نہیں ہوسکی۔ اسے بھی دیکھ لیتے تو بہتر تھا۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر بھرپور معلومات پیش کرتی ہے اور اس سے شرعی نقطۂ نظر کی اچھی طرح وضاحت ہوتی ہے۔ امید ہے، علمی حلقوں میں اسے قبول عام حاصل ہوگا اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جائے گا۔ (م - ر)

انتہا پسندی اور اس کا تدارک حافظ محمد ابراہیم عمری

ناشر: ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، عمرآباد، ویلور، تامل ناڈو، ۲۰۱۰ء، صفحات ۲۴۰

اسلام اعتدال اور میانہ روی کا حامل دین ہے۔ اس میں عیسائیت کی طرح رہبانیت ہے نہ دیگر مذاہب کی طرح غلو پسندی۔ اسلام کی حامل امت کو 'امّت وسط' اور 'خیر امت' کے القاب سے نوازا گیا ہے اور اس میں بے اعتدالی اور غلو پسندی کے لیے

قطعاً گنجائش نہیں چھوڑی گئی ہے۔ زیرنظر کتاب میں اس موضوع کا تفصیلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب مقدمہ اور خاتمہ کے علاوہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں شریعت کی معتدل مزاجی اور نرم پسندی پر گفتگو کی گئی ہے۔ باب اوّل میں غلو کا مفہوم اور قرآن و حدیث میں اس کی شناعت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ باب دوم میں چھ فصلیں ہیں، جن کے تحت زندگی کے مختلف پہلوؤں میں غلو پسندی کے مظاہر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ فصل اوّل میں اعتقادی مسائل پر بحث ہے، جو نہایت اہم ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات ، محبت رسول ، وسیلہ اور تقرب کے لیے اولیاء اللہ سے استعانت، شناعت کا غلط تصور، زیارتِ قبور، نیز اولیاء اللہ سے بے جا عقیدت جیسے موضوعات شامل ہیں۔ بقیہ فصلیں دینی ،سیاسی ،معاشی اور معاشرتی مسائل میں غلو سے بحث کرتی ہیں۔ چھٹی اور آخری فصل انفرادی مسائل سے متعلق ہے۔ اسی طرح باب سوم میں انتہا پسندی کے اسباب اور ابواب چہارم وپنجم میں اس کے نقصانات اوران کے تدارک کا جائزہ لیا گیا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ یہ ایک عام موضوع پر خاص کتاب ہے، جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں دین وشریعت کے اصل مزاج یعنی اعتدال وتوازن اور نرمی وآسانی کو پیش کیا گیا ہے اور اس تعلق سے عوام میں رواج پاجانے والے غلو، انتہا پسندی اور بدعات کی نشان دہی کی گئی ہے۔

کتاب کی پیش کش کو بہتر بنانے کے لیے دو باتیں بہ طور مشورہ عرض ہیں۔ پہلی بات یہ کہ یہ کتاب جامعہ دارالسلام عمرآباد کے تحقیقی ادارے سے شائع ہوئی ہے ،مگر اس میں علم وتحقیق کی دنیا میں معروف روایات کا پاس ولحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ یعنی نقل واقتباس کے ضمن میں مصنف، کتاب ،سنہ اشاعت، مطبع اور صفحہ نمبر وغیرہ درج کرنے کا التزام نہیں کیا گیا ہے۔ تقریباً تمام ہی حوالے ناقص ہیں۔ آخر میں مراجع ومصادر کی فہرست بھی شائع کی جانی چاہیے تھی۔

دوسری بات اس کتاب کے نام سے متعلق ہے۔ آج کل ،جیسا کہ سب کو معلوم ہے، 'انتہا پسندی' ایک مخصوص اصطلاح بن گئی ہے، جس کا استعمال اُن لوگوں کے لیے کیا جاتا